© rasailojaraid.com

جنرل مرزا اسلم بیگ٭

مسئلہ افغانستان پر مولانا سمیع الحق کا مؤقف

جنرل مرزا اسلم بیگ کا بے باک تجزیہ وتبصرہ

مولانا سمیع الحق کو کس نے شہید کیا؟ اس کا علم تو شاید ہی ہو سکے لیکن یہ ضرور ہے کہ ان کی شہادت سے پاکستان اور افغان طالبان کے درمیان ایک معتبر رابطہ ختم ہو گیا ہے۔ جس کا نقصان پاکستان کو ہی ہوگا۔ مولانا سمیع الحق شہید کا یہ پختہ موقف تھا کہ جب تک امریکہ اور دیگر قابض افواج افغانستان میں موجود ہیں خطے میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ ان کا کہنا تھا افغانستان کی قسمت کا فیصلہ خود افغانیوں کو کرنا چاہیے امریکہ پاکستان ایران یا روس کو ان کی قسمت کا فیصلہ کرنے کا حق نہیں ہے۔

مسئلہ افغانستان کے متعلق مولانا سمیع الحق کا موقف

ایک سازش کے تحت پاکستان سے ایسے رہنماؤں کو ہٹایا جا رہا ہے جو امریکی ایجنڈے کی راہ میں رکاوٹ ہیں، امریکہ نے افغان حکومت کے ذریعے مولانا سمیع الحق پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کی تھی۔ آج سے تقریباً ایک ماہ پہلے افغان حکومت نے مولانا سمیع الحق سے افغان طالبان کے ساتھ مذاکرات میں ثالث بننے کی درخواست کی جس کے جواب میں مولانا سمیع الحق نے کہا تھا کہ امریکہ کی افغانستان میں موجودگی کی وجہ سے وہ یہ کردار خوش اسلوبی سے ادا نہیں کر سکتے۔ اسی سلسلے میں افغان حکومت کی طرف سے آئے ہوئے ایک اعلیٰ سطحی سرکاری وفد نے ان سے یکم اکتوبر 2018 کو اکوڑہ خٹک میں ملاقات کی۔ یہ ملاقات دو ڈھائی گھنٹے تک جاری رہی ،وفد میں افغانستان میں مختلف جماعتوں کے سرکردہ حکومتی افراد اور اہم علما شامل تھے، جن میں سے بعض علماء جامعہ حقانیہ سے فارغ التحصیل اور مولانا سمیع الحق کے شاگرد رہ چکے تھے۔ پاکستان میں افغان سفارتخانہ کے سفارتکار بھی اس ملاقات میں شریک تھے۔

افغان وفد کی مولانا سمیع الحق سے ملاقات

وفد نے مولانا سمیع الحق سے افغانستان کی صورتحال پر تفصیلی بات چیت کی اور مولانا سے قیام

٭ سابق چیف آف آرمی سٹاف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امن کیلئے کردار ادا کرنے پر زور دیا ان کا مقصد تھا کہ کسی طرح طالبان اشرف غنی کی حکومت کو تسلیم کرلیں۔ اس ضمن میں وفد نے افغانستان حکومت بشمول شمالی اتحاد اور حکومت کے تمام اتحادی گروپوں کی طرف سے مولانا سمیع الحق کو ثالث بننے کی پیشکش کی اور ان کے ہر فیصلہ کو تسلیم کرنے کا یقین دلایا سر تسلیم خم کیا کہ ہم سب افغان طالبان کی طرح آپ کو اپنا استاد، رہبر اور باپ کی طرح سمجھتے ہیں۔ لیکن مولانا نے ان سے کہا کہ یہ ایک پیچیدہ بین الاقوامی مسئلہ ہے امریکہ سمیت بڑی طاقتیں اپنی مرضی کے مطابق اسے حل کرنا چاہتی ہیں اور وہ ہمیں حل کرنے نہیں دیں گی میں اپنے کمزور کندھوں پر اتنی بڑی ذمہ داریوں کا بوجھ نہیں ڈال سکتا مگر میری دلی خواہش ہے کہ افغان جہاد افغانیوں کی مرضی کے مطابق اپنے منطقی انجام یعنی ملک کی آزادی اور اسلام کی سربلندی تک پہنچ جائے اور یہ باہمی خون خرابہ بند ہو جائے۔

افغانی وفد کو مولانا سمیع الحق کا مشورہ

انہوں نے مشورہ دیا کہ پہلے مرحلے میں آپ میں سے چند مخلص علماء افغان حکمران پاکستان اور امریکہ کی مداخلت سے ہٹ کر خاموشی سے کسی خفیہ مقام پر مل بیٹھیں اور متحارب گروہ بھی ایک دوسرے کا نقطہ نظر سمجھ لیں مولانا سمیع الحق نے کہا کہ میرے نزدیک اس مسئلہ کا واحد حل یہ ہے کہ افغانستان کے حکمران، پچھلے دور کے مجاہدین عوام اور طالبان کا ایک نقطہ پر متفق ہو کر ملک کی آزادی اور امریکی نیٹو افواج کے انخلا پر متفق ہو جائیں تو قابض استعماری قوتیں نکلنے پر مجبور ہوں گی، اس کے بعد تمام افغانیوں کو مل بیٹھ کر ملک کیلئے ایک نظام پر اتفاق کرنا چاہیے اور تمام طبقوں کو افغانستان کی آزادی کے لئے دی گئی لاکھوں افراد کی جانی شہادتوں اور لاکھوں مہاجرین کے دربدر ہونے کی قربانیوں کی لاج رکھنا ہوگا۔

ان حالات میں حکومت پاکستان کو بہت سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا چاہئے اور ذہن میں ملا عمر کے ان الفاظ کو دل سے رجوع کر کے افغانستان میں امن کی تلاش جاری رکھنا ضروری ہے:

- ☆ ہماری قدریں مشترک ہیں۔
- ☆ ہماری قومی سلامتی کے تقاضے ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔
- ☆ ہماری جدوجہد آزادی کی منزل ایک ہے۔

© rasailojaraid.com